

## شاہ ولی اللہ کی علمیات

ڈاکٹر تصدق حسین صاحب شعبہ فلسفہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

شاہ ولی اللہ اٹھارویں صدی کے شہرہ آفاق عالم تھے۔ مذہبی علوم کے علاوہ ان کو فلسفہ اور منطق میں بھی مہارت حاصل تھی ان کا ذہن محققانہ اور شعور ناقدانہ تھا وہ مذہبی امور میں بھی رجحان پسند اور روایت پرست نہ تھے مسائل کی تہہ تک پہنچ کر ان کا مفہوم سمجھنے میں شاہ صاحب کو ملکہ حاصل تھا فارسی اور عربی پر ان کو غیر معمولی عبور حاصل تھا۔

شاہ ولی اللہ ۱۱۱۳ھ ۱۷۰۳ء میں پیدا ہوئے اور ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۶ء میں ۶۳ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے اپنے والد شاہ عبدالرحیم سے مذہبی اور فلسفیانہ علوم کی تحصیل کی۔ ان کے شعور اور انہام کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ۱۴ سال کی عمر میں حدیث و فقہ منطق و قواعد پر مکمل عبور حاصل کر لیا۔ اور اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد وہ مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

شاہ ولی اللہ جس زمانے میں پیدا ہوئے وہ مغل سلطنت کے زوال کا دور تھا۔ اور ننگ زریں کی آنکھیں بند ہوتے ہی مغل سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا وسیع و عریض سلطنت بہت سے ٹکڑوں

۱۔ رحیم بخش ابو محمد۔ حیات ولی اللہ دہلی۔ ص ۳۱۵ تا ۲۲۳

۲۔ ایضاً ص ۲۳۱۔ منظور احمد نعمانی۔ الفرقان شاہ ولی اللہ تمبر بریلی ۱۳۵۹ھ ص ۱۶ تا ۴۰۔

میں بٹ گئی ہر سمت بغاوتیں ہونے لگیں مرہٹے جو کہ پہلے ہی سے منغل سلطنت کی جڑیں کھوکھلی کر رہے تھے اب اور بھی سرکش ہو گئے۔ کمزور منغل شہنشاہ ان کی طاقت کی تاب نہ لاسکے۔ غرض کہ بہت سی خود مختار ریاستیں وجود میں آ گئیں۔ یہ سلطنت نادر شاہ کے حملہ سے اور زیادہ کمزور ہو گئی، منغل حکومت صرف دہلی تک محدود ہو کر رہ گئی منغل سلطنت کا یہ زوال صرف سیاسی ہی نہ تھا بلکہ سماجی، معاشی اور مذہبی بھی تھا۔

ہندوستانی مسلمانوں کا مذہب ان نخطاط اکبر کے زمانے سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ دین الہی کی اشاعت اور راجپوت پالیسی کا اسلامی تہذیب و ثقافت پر گہرا اثر ہوا۔ مسلمانوں نے ہندو تہذیب و تمدن کا اثر قبول کیا۔ شاہجہاں کے دور میں یہ اثر اور نمایاں ہوا۔ بہت سے صوفیوں نے ناتھ یوگیوں کا اثر قبول کیا۔ شیخ محب اللہ اور میاں میر وغیرہ کے یہاں یہ اثر نمایاں طور پر نظر آتا ہے نیز دارالعلوم کی کوششوں نے بھی اس اثر میں اضافہ کیا بہت سی سنسکرت کی کتابوں کو فارسی میں ترجمہ کیا گیا اسی کے سبب بہت سی ہندو روایتوں سے مسلمان متاثر ہوئے، لہذا ان صوفیوں میں کچھ ایسے مکاتب قائم ہوئے جنہوں نے شریعت کے بجائے طریقت پر زیادہ زور دیا نیز ان مکاتب سے متعلق صوفی غیر اسلامی اعمال و انحال میں مشغول ہو گئے۔ اس کا عام مسلمانوں پر بھی اثر پڑا وہ علوم شرعیہ سے دور ہو گئے۔ حدیث و فقہ کی تعلیم تقریباً ختم ہو گئی اس کے علاوہ۔ مسلمان سلطنت کے زعم میں عیش و عشرت میں پڑ گئے اور انہوں نے مذہبی علوم کو بھلا دیا۔

شاہ ولی اللہ نے اس سماجی اور مذہبی انحطاط کو محسوس کیا اور اسلامی تعلیم کی تجدید میں کوشاں ہو گئے۔ اس سے قبل شاہ عبداللہ نے ہندوستان میں علوم شریعت کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا تھا لیکن یہ زیادہ عرصہ نہ چل سکا۔ لہذا ان شاہ ولی اللہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم نے

اسلامی درس و تدریس کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا شاہ ولی اللہ نے اس مدرسہ کو اور زیادہ ترقی دی، ان کی وفات کے بعد ان کے خاندان کے دیگر افراد نے مذہبی تجدید کا کام جاری رکھا۔ عرض کہ شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں میں سیاسی، سماجی اور مذہبی بیداری پیدا کی۔ انہوں نے تصوف اور فلسفہ پر بھی بہت سی اہم تصانیف چھوڑیں، مشرق و مغرب میں ان کے سیاسی اور سماجی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن ان کے فلسفہ پر بہت کم لکھا گیا ہے اس مختصر مقالہ میں شاہ ولی اللہ کی علمیات (جو کہ فلسفہ کی شاخ ہے) پر روشنی ڈالی جائے گی اور اس کے اہم نکات بیان کئے جائیں گے۔

شاہ ولی اللہ بنیادی اعتبار سے صوفی ہیں۔ لہذا ان کا نظریہ بھی تصوف پر مبنی ہے۔ مشرق و مغرب میں عام طور پر علم حاصل کرنے کے دو ذرائع بیان کئے جاتے ہیں یعنی عقل اور حواس خمسہ ان ذرائع کی بنیاد پر یورپ میں دو مکاتب علمیات معرض وجود میں آئے۔ ایک عقلیت کا (RATIONALISM) مکتب کہلایا اور دوسرا تجربیت کا (EMPERICISM) جو حواس خمسہ اور ان سے حاصل ہونے والے تجربہ کو علم حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتا تھا۔ اول الذکر مکتب میں ڈکارٹ (DESCARTES) اسپینوزا (SPINOZA) اور لیب نیز (LEIBNIZ) وغیرہ کا شمول ہوتا ہے اور مؤخر الذکر میں لاک (LOCKE) برکلے (BERKELEY) اور ہوم (HUME) وغیرہ شامل ہیں۔

اسلامی فلسفہ میں بھی عقلیاتی مکتب موجود تھا اس میں ہم سمجھتے ہیں کہ عقل کو حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں یہاں ذرائع علم کے مسئلہ پر عقل و حواس کا اختلاف نہیں بلکہ عقل و

Q THILLY FRANK. HISTORY OF PHILOSOPHY

ALLAHABAD 1976 P.P. 301 — 314

AND — 333 — 352

وحی کا اختلاف ہے۔ اشعری وحی کو عقل پر فوفیت دیتے ہیں۔ ہندوستانی فلسفہ میں بھی ذرائع علم کے سلسلہ میں عقل و حواس کا اختلاف موجود ہے چاروں کا حواس خمسہ سے حاصل ہونے والے تجربہ کو حصول علم کا ذریعہ سمجھتے ہیں دیگر مکاتب فلسفہ سیایا، ویشیشکاشا نکھییا اور ویدانتیا وغیرہ میں علم کا حصول صرف حواس خمسہ پر ہی مبنی نہیں عقل و وجدان پر بھی مبنی ہے۔

ان ذرائع کے علاوہ مذہبی کتابیں بھی علمیات میں اہمیت رکھتی ہیں اور اسے قدسی علم کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اس سے خالق و مخلوق دونوں کا علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ علم انسانی کاوشوں سے نہیں قدسی عنایتوں سے حاصل ہوتا ہے شاہ ولی اللہ کے یہاں حصول علم کے مختلف ذرائع ہیں وہ عقل کو بھی علم کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور حواس خمسہ سے حاصل ہونے والے تجربہ کو بھی نیز ان کے فلسفہ میں لطائف خمسہ (FIVE DISPOSITIONS) تحصیل علم میں بڑی

اہمیت حاصل ہے سو فی ہونے کے سبب وہ وجدانی علم (INTUITIVE KNOWLEDGE) پر زیادہ زور دیتے ہیں اور وہ جن ذرائع کو بیان کرتے ہیں ان کی حدود سے بھی واقف ہیں مختلف اقسام کا علم مختلف ذرائع سے حاصل ہوتا ہے لہذا ان کے خیال میں کوئی بھی ذریعہ علم کلمی طور پر مکمل نہیں ہے۔

WOTT W. M. THE FORMATIVE PERIOD  
OF ISLAMIC THOUGHT

EDINBURGH 1973 P. 232 AND 307

KRISHNAN RADHA INDIAN PHILOSOPHY

P.P. 72, 75, 86, 104, 112, 293, 307

LONDON, 1962

۳۰ شاہ ولی اللہ، الطاف القدس ص ۱ تا ۴۰

صرف شاہ ولی اللہ ہی نہیں دیگر صوفیاء بھی لطائف کو حصول علم کا ذریعہ سمجھتے ہیں مجدد الف ثانی کے خیال میں لطائف کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو عالم خلاق (WORLD OF MOTHER) سے متعلق ہیں اور دوسرے وہ جن کا تعلق عالم امر (WORLD OF SPIRIT) سے ہے ان کے خیال میں فلاسفہ جو کہ جو ارح خمسہ (FIVE SENSES) کو عالم امر سے متعلق سمجھتے ہیں صحیح نہیں نیز یہ بھی درست نہیں کہ جو ارح خمسہ جن کا تعلق عالم خلاق سے ہے عالم امر سے حصول علم کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ وہ نفس ناطقہ (RATIONAL SOUL) جو کہ عالم خلاق سے متعلق ایک لطیفہ ہے کو نفس امارہ (EVIL SELF) ہی خیال کرتے ہیں۔ وہ اس کے تزکیہ کو لازم سمجھتے ہیں عقل کا تعلق بھی عالم خلاق سے ہے نیز حواس خمسہ بھی عالم خلاق سے ہی متعلق ہیں۔ عالم امر سے تعلق رکھنے والے لطائف خمسہ قلب و روح سرخفی اور اخفی ہیں۔ قلب اور روح کا تعلق ظاہر اور باطن دونوں سے ہے ربانیت کے سبب وہ باطنی لطائف (INTERNAL DISPOSITIONS) ہیں اور ان کا تعلق عالم امر سے ہے اور مادیت کے سبب وہ ظاہری لطائف (EXTERNAL DISPOSITIONS) ہیں اور ان کا تعلق عالم خلاق سے ہے یعنی صورت عالم خلاق سے تعلق رکھنے والے لطائف بھی پانچ ہیں یعنی قلب و روح، نفس ناطقہ عقل اور جو ارح۔ اس تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجدد نفس ناطقہ اور روح کو الگ سمجھتے ہیں اور علیحدہ لطیفوں کی حیثیت دیتے ہیں حصول علم کے لئے عالم خلاق سے متعلق ہونے کے باعث روح و قلب کا تزکیہ لازمی ہے۔ شاہ ولی اللہ لطائف کی اس تقسیم کے قائل ہیں۔ وہ لطائف پنجگانہ میں یقین رکھتے ہیں قلب عقل اور روح کو باطنی لطائف مانتے ہیں اس کے علاوہ مخفیہ لطائف (SECRET DISPOSITIONS) کے بھی قائل ہیں۔ شاہ ولی اللہ جنہیں لطیفہ خفیہ اور لطیفہ نورانی (DIVINE DISPOSITION) کہتے ہیں۔ وہ مجدد الف ثانی کے خفی اور اخفی کے مترادف ہیں۔ نیز سر کو بھی خفیہ لطیفے میں شمار

۱۰ مکتوبات ربانی، مکتوب نمبر ۳۴، ۲۶۰، جلد اول، مکتوب نمبر ۹۳ جلد دوم۔

کرتے ہیں

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے شاہ ولی اللہ کی علمیات میں لطائف کو بڑی اہمیت ہے لہذا وہ اپنے نظریہ علم کے آغاز میں لطائف کے علم پر زور دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں حصول علم کے لئے انسان کو ان لطائف کی دانشوری ضروری ہے۔ جنکا وجود اسکے اندرون میں مخفی ہے۔ لطائف کے علم کے کچھ فوائد ہیں مثلاً مسائل کو اپنے مرتبہ اور مقام کا علم ہو جاتا ہے۔ نیز اسے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قسم کا علم کس لطیفہ کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ تمام لطائف کی حدود سے واقف ہو جاتا ہے۔ لطائف کا علم حاصل نہ کرنے کی صورت میں سالک کو مختلف قسم کے خواطر یا نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ (۱) اسے یہ معلوم نہیں ہو گا کہ اس کا مرتبہ یا مقام کیا ہے (۲) صوفی فنار و بقار کی بار بار منازل طے کرتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس مقام پر ہے اور جو کچھ اس پر گذر رہا ہے وہ کونسی حالت ہے۔ لہذا مقام و حال سے واقف ہونے کے لئے لطائف کا علم ضروری ہے۔ (۳) لطائف سے ناواقف ہونے کے سبب وہ گزرے ہوئے صوفیوں کے مقام کو بھی نہیں سمجھتا شاہ ولی اللہ کا یہ اعتراض دراصل وحدت الوجود کے ماننے والے صوفیوں پر ہے جو وجودیت کو مقام میں معرفت کی اصل سمجھتے ہیں اور علم حقیقی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ کے مطابق وجودیت اور شہودیت مقامات میں تفصیل حق کے ذرائع میں لیکن ان میں سے کوئی بھی کلی طور پر حقیقت کے بیان کے لئے ناکافی ہے۔ شاہ ولی اللہ کے خیال میں علم کے حصول کے لئے اصطلاحات کا صحیح استعمال اور مفہوم کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً نفس کی اصطلاح مختلف معنوں میں استعمال کی جاتی ہے کبھی اس سے انسان کی فطرت مراد ہوتی ہے کبھی اسے قلب کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی نفس امارہ اس سے مراد ہوتی ہے اسی طرح قلب کی اصطلاح بھی مختلف معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔ کبھی اس کے معنی صرف ایک گوشت کا ٹکڑا ہونے ہیں اور کبھی اس سے ایک لطیفہ کا مفہوم لیا جاتا ہے مثلاً فخر صوفیہ کو تمام اصطلاحات اور ان کے

۱۔ شاہ ولی اللہ الطاف القدس ص ۱۸، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱

مفہوم سے واقف ہونا چاہیے۔ شاہ ولی اللہ کا نقطہ نگاہ لسانی تجرباتی ہے۔ مشرق میں ان سے قبل غزالی کے یہاں بھی اسی قسم کا نقطہ نگاہ ملتا ہے۔ لیکن مغرب میں یہ نقطہ نگاہ جدید ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تصوف میں اس نقطہ نگاہ کی بڑی اہمیت ہے۔ صرف صوفی کے لئے ہی نہیں ایک عام علم حاصل کرنے والے کے لئے بھی اصطلاحات اور اس کے مفہوم سے واقف ہونا ضروری ہے۔

شاہ ولی اللہ مختلف لطائف کی حدود سے واقف ہیں ان کے خیال میں جو اس خمسہ سے صرف دنیا کا اشیاء کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ علوم حقیقیہ کے لئے وہ کام نہیں آسکتے۔ قلب جس کی حیثیت ایک لطیفہ کی ہے جذبات کے علم میں معاون ہوتا ہے اور عقل تخلف کے انہام میں معاون ہوتی ہے۔ وہ اصل اور مجرد میں تمیز کرتی ہے شاہ ولی اللہ کا خیال ہے کہ دنیاوی اشیاء کی اشکال عالم اشکال میں موجود ہوتی ہیں گو یا ہر شئی اپنی شکل جس کا وجود عالم اشکال میں ہے کی نقل ہے۔ عقل ان دونوں کا افہام کرتی ہے اور دونوں میں فرق کرتی ہے۔ شاہ ولی اللہ کا یہ خیال افلاطون کے فلسفہ پر مبنی ہے۔ گو یا کہ شاہ ولی اللہ عالم اشکال کو ماورائی عالم نہیں سمجھتے تاہم اس عالم کی نوعیت کی تصریح بھی نہیں کرتے ہیں بہر حال افلاطون شئی کو تصور کی نقل سمجھتا ہے اور شاہ ولی اللہ شکل کی۔

شاہ ولی اللہ کے نظام علمیات میں سر کا مقام عقل سے بلند ہے اور وہ اسے ایک محض قوت سمجھتے ہیں جو انسان کے اندر موجود ہے اور علوم حقیقیہ کے حصول میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ دراصل ایک وجدانی قوت ہے اور اس کا تعلق وجدانی علم سے ہے۔

وجدانی علم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مراقبہ، کشف، الہام، وحی، و محمد بنبرائے وجدان ہے۔ باقی اقسام مختلف مقامات رکھنے والے صوفیوں کا وجدان ہوتی ہیں۔ سر بھی وجدان ہی کی ایک قسم ہے۔

Umaruddin. M., ETHICAL PHILOSOPHY OF SE

GHAZALI ALIBARH 1972 P. 62

شاہ ولی اللہ الطاف القدس ص ۹۳ تا ۹۵

جن کو صوفیا ہی استعمال کر سکتے ہیں۔

صرف صوفیا ہی نہیں دیگر فلاسفہ نے بھی وجدان کو حصول علم کا ذریعہ خیال کیا ہے کانت (KANT) وجدان کو نومنہ کے علم کا ذریعہ سمجھتا ہے برگساں (BERGSON) کے مطابق وجدان ہی علم کا صحیح ذریعہ ہے اور عقل پر فوقیت رکھتا ہے اقبال بھی عقل کو وجدان کے مطابق اہم خیال کرتے ہیں غزالی اور روحی اور دیگر مسلم فلاسفہ لمبی وجدان کو عقل پر فوقیت دیتے ہیں۔

عقل کو بیان کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ ایک اور قوت پر روشنی ڈالتے ہیں جسے وہ ذوق کہتے ہیں۔ عقل و ذوق ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ عقل کا کام اشیاء کے خواص کو سمجھنا ہے اور ذوق کا کام ان خواص کے علاوہ اس تضاد کو بھی سمجھنا ہے جو اشیاء کے اندر موجود ہوتا ہے شاہ ولی اللہ کے مطابق اشیاء میں موجود تضاد دراصل تضاد نہیں۔ دراصل جو اس ختمہ کے تقسیم کے سبب یہ تضاد نظر آتا ہے۔ دلیل کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی دماغی خواص کی بنیاد پر بحث نہیں ہوتے تاہم ایک دوسرے سے قطعی مختلف بھی نہیں ہوتے۔ جو خواص کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ کرتے ہیں۔

انفرادی خواص میں۔ لیکن انسان کے اندر ان کے علاوہ کچھ بنیادی خواص بھی ہوتے ہیں جو ہر فرد میں موجود ہوتے ہیں اور ان خواص کی بنا پر تمام افراد ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں۔ عالم اشکال میں ہر شے کے شکل موجود ہوتی ہے یہ اشکال ایک دوسرے سے متعلق ہوتی ہیں۔ بنیادی اعتبار سے ان میں کسی قسم کے خصائص موجود نہیں ہوتے۔ یہ خصائص نفس کلیہ کا منظر ہوتے ہیں جو شے کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور شکل کے ذریعہ ان کی نمود شے میں ہوتی ہے۔ اسی طرح اشیاء نفس کلیہ کے منظر میں وحدت الوجود کے ماننے والے صوفیا اس نکتہ کو نہ سمجھ سکے ابدالہوں نے شے کو واجب الوجود مبدار اولیٰ کا منظر خیال کیا۔ ہر حال شاہ ولی اللہ کا خیال ہے کہ ذوق اشکال و نفس کلیہ کے تعلق کے افہام میں معاون ہوتا ہے۔ نیز اشیاء و نفس کلیہ کے تعلق کو بھی سمجھتا ہے۔ عقل اس تعلق کو سمجھنے سے قاصر ہے اس کو جو اس ختمہ سے مواد حاصل ہوتا ہے ذوق وجدان سے مواد فراہم کرتا ہے گو کہ شاہ ولی اللہ اس قوت کو وجدانی قوت تسلیم نہیں کرتے تاہم عقل سے بلند ہونے کے سبب یہ وجدان

سے قریب ہے۔

دندان کے علاوہ شاہ ولی اللہ کی علمیات میں روح کی بھی بڑی اہمیت ہے ان کے خیال کے مطابق ہر شئی میں اس کے مرتبہ اور مقام کے اعتبار سے روح ہوتی ہے۔ اور جس طرح اشیا کے مختلف مدارج ہوتے ہیں بالخصوص وہ چند مدارج کا ذکر کرتے ہیں جن میں سے کچھ انسان کے اندر موجود ہوتے ہیں یہ مدارج حسب ذیل ہیں:

(۱) روح حیوانی (ANIMAL SOUL)

(۲) نفس ناطقہ (RATIONAL SOUL)

(۳) نفس کلیہ (UNIVERSAL SOUL)

(۴) روح علوی (DIVINE SOUL)

(۵) نفس ملکئہ (ANGELIC SOUL)

(۶) روح سماوی (HEAVENLY SOUL)

(۷) روح فلکیہ (HEAVENLY SOUL)

(۸) نفس کاملہ (PERFECT SOUL)

اس کے علاوہ کچھ نفوس وہ ہیں جو دیگر اشیا میں موجود ہوتی ہیں۔ (۱) نفس معدنیہ (MINERAL SOUL) (۲) نفس نباتیہ (VEGETATIVE SOUL) (۳) نفس نظام نفوس میں نفس معدنیہ کے شمول سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ ولی اللہ نے جان اشیا میں بھی روح کے قائل ہیں۔ نیز ان مدارج کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ روح میں نظام ترتیب موجود ہے تمام نفوس نفس کلیہ کے منظر ہوتے ہیں شاہ ولی اللہ کا فلسفہ ابن سینا کے فلسفہ سے ماخوذ ہے وہ بھی ہر شئی میں روح کا قائل ہے۔ ابن سینا پر اسٹو کا اثر ہے لیکن بنیادی اعتبار سے ابن سینا اور

ارسطو میں فرق یہ ہے کہ ارسطو مدارجِ روح کے اعتبار سے اسٹیار کو مختلف مدارج میں تقسیم کرتا ہے اور ان کی بہت سی ملکیتیں (KINGDOMS) بنا دیتا ہے لیکن ابن سینا مخلوقات کی تقسیم کے باوجود اسٹیار کو ایک ہی سلسلہ میں رکھتا ہے۔ یعنی مملکات کا قائل نہیں۔ شاہ ولی اللہ کا فلسفہ ابن سینا اور ارسطو دونوں سے متاثر ہے۔ شاہ ولی اللہ نفسِ کلیہ کو ہیبتِ اولیٰ یا مہیبتِ اجیاء نہیں مانتے۔ نفسِ کلیہ خدا کی تخلیق ہے۔ اور خدا تمام عالم سے ماورئ ہے۔ بہر حال شاہ ولی اللہ ارسطو سے متاثر ہونے کے باوجود اس کی تقلید نہیں کرتے۔ روح کے سلسلہ میں ان کے عقائد اسلامی بھی ہیں اور فلسفیانہ بھی۔

ہر شئی کی اصل اس کی روح ہوتی ہے مختلف نفوس کا وجود مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ نفسِ حیوانی کا وجود حرارت سے ہوتا ہے۔ نفسِ ناطقہ الوہیت سے وجود میں آتی ہے۔ انسان کے اندر دونوں نفوس موجود ہوتے ہیں۔ لہذا ان کی مناسبت سے ان میں دو قسم کے رجحانات ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ ان کو بہیبت اور ملکیت کا نام دیتے ہیں۔ یہاں بھی شاہ ولی اللہ ارسطو سے متاثر معلوم ہوتے ہیں۔ جو ان رجحانات کی بناء پر انسان کو حیوانِ ناطق کہتا ہے۔ غزالی بھی ان رجحانات کے قائل ہیں۔ وہ انسان میں چار قوتیں تسلیم کرتے ہیں جن کا مختلف امور سے تعلق ہوتا ہے۔

(۱) البہیمیہ (BEASTLY)

(۲) العہیجہ (FEROCITY)

(۳) الربانیہ (DIVINITY)

(۴) الشیطانیہ (SATANIC)

ان میں سے تین قوتیں بہیمیہ، عہیجہ اور شیطانیہ کا تعلق بہیمی رجحانات سے ہے اور ربانیہ

۱۰ شاہ ولی اللہ الطاف القدس ص ۹۲ -

کا تعلق عقلی رجحانات سے ہے۔ ان قوی کی فطرت کے اعتبار سے وہ عقل کو درپیش شہوت کو سوو  
 غضب کو کہتے اور شیطانہ کو شیطان کے مشابہ سمجھتے ہیں، لہذا شاہ ولی اللہ غزالی سے بھی متاثر  
 ہیں۔ نیز شاہ ولی اللہ انسان میں روح علوی کا وجود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ نفس روح سماوی اور  
 نفس ناطقہ کے عناصر سے تشکیل پذیر ہوتا ہے۔ اس کام کو ایک نقطہ ہوتا ہے جسے شاہ ولی اللہ حجت کہتے  
 ہیں۔ یہ نکتہ صرف وہی صوفی محسوس کر سکتا ہے جو صحت کے مقام پر پہنچ چکا ہو۔ اس نکتہ کے علم سے صوفی  
 کو بہت سے ایسے راز معلوم ہو جاتے ہیں جن کا اب تک اسے علم نہیں ہوتا۔ گویا شاہ ولی اللہ کے علمیا  
 نظام میں حجت کو وجدان کی حیثیت حاصل ہے صحت وہ مقام ہے جہاں صوفی مکمل باشعور ہو  
 جاتا ہے۔ بہر حال روح کا تعلق ایک طرف لطائف باطنیہ سے ہوتا ہے اور دوسری طرف لطائف خفیہ سے۔  
 شاہ ولی اللہ نفس ناطقہ کو باطنیہ میں شمار کرتے ہیں اور روح علوی کا شمار لطائف خفیہ میں کرتے ہیں۔ مختصراً  
 روح علم کے حصول کا ذریعہ ہے مختلف نفوس خارج کے اعتبار سے حصول علم میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔  
 نفس ناطقہ سے علم باطنی حاصل ہوتا ہے اور روح علوی سے علم قدسی حاصل ہوتا ہے۔ قدسی علم کی مختلف  
 سطوحیں ہوتی ہیں۔ ہر سطح کا علم کسی ایک نفس سے حاصل نہیں ہو سکتا لہذا اس کے حصول میں مختلف  
 نفوس معاون ہوتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ کا خیال ہے کہ حصول علم کے یہ ذرائع نہیں اوپر بیان کیا گیا گمراہ بھی ہو سکتے ہیں لہذا  
 نہیں گمراہی سے بچانے کے لئے ان کی صحیح تربیت کرنا لازمی ہے گو کہ وہ سمجھے ہیں کہ انسان فطری طور پر نیک  
 ہے لیکن اسلاف کی طرف سے اس میں قبح کا دخول ہو سکتا ہے۔ لہذا اس قبح کو دور کرنے کے لئے لطائف  
 ناکرہیت ناگزیر ہے۔ نیز یہ کہ لطائف کی — گمراہی سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں —

اور ان برائیوں کو روکنے کے لئے لطائف کو درست کرنا ضروری ہے ان لطائف میں سے کوئی بھی ایک اگر گمراہ ہوتا ہے۔ تو دیگر لطیفوں پر بھی اس کا اثر اس لئے پڑتا ہے کیونکہ تمام لطائف ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں اور تعاون سے کام کرتے ہیں یا اگر کسی شخص کی روح گمراہ ہے تو وہ شہوانی زندگی بسر کرے گا۔ اگر اس کا قلب گمراہ ہے تو اس پر جذبات کا غلبہ ہوگا۔ اور اگر اس کی عقل گمراہ ہے تو وہ برے اور اچھے میں تمیز نہ کر سکے گا اس لئے کہ حسن و قبح کا امتیاز ناممکن ہے اس کی زندگی سرتاپا برائی ہو جائے گی اور وہ نیکی سے دور رہے گا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ صحیح علم بھی حاصل نہ کر سکے گا کیوں کہ حصول علم کے ذرائع گمراہ میں لے۔

صوفیاء کے یہاں ان لطائف کی تربیت کے دو طریقے بتائے جاتے ہیں یعنی شریعت اور طریقت نیز یہ کہ صوفیوں میں اس امر پر اختلاف ہے کہ شریعت اہم ہے یا طریقت۔ لیکن شاہ ولی اللہ کے خیال میں شریعت یقیناً اہم ہے۔ وہ طریقت کو بھی رہنمائی کرتے۔ اور اسے جائز مقام دیتے ہیں۔ خواجہ نقشبند جن سے نقش بندہ سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اور جو طریقت کے باقی خیال کے جاتے ہیں شریعت کو رو د نہیں کرتے اور نہ اس کی اہمیت سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے بعد کچھ صوفیائے ان کے خیالات کی صحیح شرح نہیں کی اور خیال کیا کہ وہ شریعت پر طریقت کو فوقیت دیتے ہیں واضح رہے کہ شاہ ولی اللہ خود اسی سلسلہ کے صوفی ہیں اور اس اختلاف سے بخوبی واقف ہیں۔ بہر حال شاہ ولی اللہ لطائف کی تربیت کے لئے شریعت پر زور دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں شریعت کے دو پہلو ہیں یعنی ظاہری اور باطنی، ظاہری پہلو سے جو اس قسم کی درس سیکھی جاتی ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونے سے انسان گناہوں سے پرہیز کرتا ہے۔ باطنی پہلو انسان کے اندرون کو درست کرتا ہے اس سے عقل قلب و روح کی تربیت ہوتی ہے اس پر عمل پیرا ہونے سے وہ نیک اعمال کی اہمیت سمجھ لیتا ہے اور دانستہ طور پر نیکی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ بالخصوص اس کے اندر بنیادی نیکیاں یعنی طہارت، خضوع، سہاحت اور

عدالت پیدا ہو جاتی ہیں۔ لطائف کی تربیت کے اعتبار سے سالک کے مقام کا تعین ہوتا ہے۔ اگر اس کا قلب صاف ہے تو وہ صدیق ہو گا اور اگر اس کے حواس درست ہیں تو صاحب یقین ہو گا بہر صورت شریعت کی اخلاقی اور علمیاتی اہمیت مسلم ہے اس پر عمل کرنے سے سالک کا اخلاق بھی درست ہوتا ہے اور صحیح علم بھی حاصل کر سکتا ہے۔

عبادت بھی لطائف کی تربیت میں معاون ہوتی ہے اس سے عام انسانی زندگی بھی درست ہوتی ہے اور صوفیاء کے راہ سلوک کی منزلیں بھی طے ہوتی ہیں شاہ ولی اللہ ان لوگوں سے اتفاق نہیں کرتے جو عبادت کو جزوی اہمیت دیتے ہیں بہر حال زیادہ تر صوفیاء عبادت کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ اس کا ایک سبب یہ ہے کہ اس سے لطائف کی تربیت ہوتی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ عبادت مذہبی فریضہ ہے مختصراً شاہ ولی اللہ سالک کے لئے عبادت کو اور مجذباتہ اہم سمجھتے ہیں۔ لطائف کی تربیت محبت شاعر اللہ کے ذریعہ ہو سکتی ہے محبت تصوف کا بنیادی اصول ہے اور راہ سلوک کی ابتداء ہے محبت ہی معرفت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور سالک راہ سلوک پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس کے سبب وہ تمام ان چیزوں سے پرہیز کرتا ہے جو راہ حق میں رکاوٹ بن سکتی ہیں اور ان سب چیزوں کو اختیار کرتا ہے جو خدا کو پسند نہیں یعنی اس میں برائی سے بچے اور نیکی پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے محبت ہی کے سبب وہ لطائف کی مناسب تربیت بھی کرتا ہے غرض کہ شاہ ولی اللہ لطائف کی تربیت کے لئے شریعت عبادت اور محبت کو ضروری سمجھتے ہیں۔

تنزیہ لطائف کے بعد دو قسم کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ایک کو شاہ ولی اللہ اثر اور دوسرے کو ذات کا نام دیتے ہیں۔ اثر وہ علم ہے جو حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور ذات وہ علم ہے جو لطائف باطنہ اور لطائف قلبیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اول الذکر علم کی سطح پہمالک کو ارتباط کا علم حاصل ہوتا ہے یعنی خارجی اشیاء سے واقف ہو جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ انسان کے اندر انفرادی انا کا وجود تسلیم

کرتے ہیں اور اسے وہ انانیت خاصہ کہتے ہیں جس کا تعلق انانیت مطلقہ سے ہوتا ہے۔ دنیاوی علوم کا حصول انانیت مطلقہ کے ذریعہ انانیت خاصہ کو ہوتا ہے جس کا تعلق حواس خمسہ سے ہے اور جو ادراک میں محاذوں ہوتی ہے یعنی صورت اثر کی سطح پر سالک کو قبض کا اور ذات کی سطح پر بسط کا علم ہوتا ہے مکمل شخص وہ ہے جسے دونوں قسم کا علم حاصل ہو۔ دنیا میں اس قسم کے انسان بہت کم ہوتے ہیں۔ ان کا شمار شاہ ولی اللہ پیغمبروں اور مجدد قسم کے لوگوں میں کرتے ہیں۔ بسط کا علم وحی الہی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ داعی عالم امثال میں ودیعت کر دیا جاتا ہے اور تجلی اعظم کے ذریعہ عارف تک پہنچا دیا جاتا ہے اس کے اظہار میں مصلحت کلی کو بھی دخل ہوتا ہے داعی وحی الہی سے واقف ہونے پر سالک کو قبض و بسط دونوں کا علم حاصل ہوتا ہے اور وہ ان کو الگ الگ سمجھ سکتا ہے ایک کو دوسرے سے خلط ملط نہیں کرتا قبض و بسط کو شاہ صاحب گلاس میں رکھے ہوئے یا قوت کی مثال سے سمجھاتے ہیں جسے مختلف رنگوں میں دیکھا جاسکتا ہے یہ مختلف رنگ قبض ہیں اور یا قوت بسط ہے اور بس یہی حقیقت ہے۔ یہاں بھی شاہ ولی اللہ وحدت الشہود سے متاثر نظر آتے ہیں اور وہ ہر شئی کو ایک حقیقت کا پر تو خیال کرتے ہیں۔ نیز تسلیم کرتے ہیں کہ حقیقت ایک ہے جو ہر شئی میں جاگ رہا ہے۔

شاہ ولی اللہ اپنی علمیات میں ان حضرات سے بھی باخبر ہیں جو صحیح علم کے حصول میں لائق ہو سکتے ہیں۔ ان کے خیال میں سب سے بڑا خطرہ ناہمی لبسا اوقات صوفی فنار و بقا کے معاملات کو سمجھ نہیں پاتا۔ ایسی صورت میں وہ نتیجہ در متعجب رہ جاتا ہے۔ لہذا صحیح علم کے لئے ان مقامات کا سمجھنا ضروری ہے نیز یہ کہ وہ داعی حق کو بھی سمجھنے سے قاصر رہتا ہے یہ داعی عالم امثال میں مصلحت کلی کے ذریعہ تجلیتیں کئے جاتے ہیں اور صوفی کو ملائکہ کے ذریعہ بتا دیئے جاتے ہیں۔ ان کو صحیح علم کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے اور اگر سالک انہیں سمجھنے سے قاصر رہتا ہے تو اس کا علم مکمل نہیں

الحاصل شاہ ولی اللہ کے یہاں مکمل نظر یہ علم ملتا ہے اس کی بنیادیں تصوف میں ہیں، وہ جس علم کی بات کرتے ہیں وہ مقصودانہ نوعیت کا ہے وہ دنیاوی علوم کے حصول کا نظریہ پیش نہیں کرتے بلکہ علوم حقیقیہ کے حصول کا نظریہ پیش کرتے ہیں۔

# مصباح اللغات

مکمل عربی اردو لغت

پچاس ہزار سے زیادہ عربی لفظوں کا جامع مستند ذخیرہ

یہ شاندار عربی اردو لغت اپنی غیر معمولی خصوصیتوں کی وجہ سے لاجواب ہے آج تک اس درجہ کی کوئی دیکھ سہی شائع نہیں ہوئی جس میں عربی الفاظ اور لغت کے لئے بڑے ذخیرے کو ایسے نفیس ترجمے اور نگہ سے ہوتے مطلب کے ساتھ اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

المنجد۔ جو عربی لغت کی جدید کتابوں میں سب سے زیادہ نفیس اور دلپذیر سمجھی جاتی ہے مصباح اللغات نہ صرف اسکا مکمل ترجمہ ہے بلکہ اس کی تیسری میں بہت سی

بلند پاریہ کتابوں میں اخذ و استنباط کی تمام صلاحیتوں سے کام لیکر مدولی گئی ہے۔ قاموس

تاج العروس، لسان العرب، اقرب الموارد، ہنالیہ، مجمع البحار مفردات امام راغب، منہجی اللغات وغیرہ کئی سال کی مسلسل کتابت کے بعد ۱۹۷۸ء کے آخر میں اس کا فولو آفیسٹ اینڈیشن طبع ہوا تھا

اب کتاب کا تیسرا نقش ہے آخر میں جدید لغات کے تتمہ کا اضافہ کیا گیا ہے صفحات

۱۰۲۸۔ سائز بہت ہی موزوں اور شاندار جلد چرمی خوبصورت اور مضبوط دل پسند

گرڈ پوس فولو آفیسٹ قیمت غیر جلد ۶۰/ اجرت جلد ۵/ جلد ۶۵/